



حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از

شرافت حسین رحیم آبادی

ملنے کا پتہ

مکتبۂ دین و دانش، مکارم نگر۔ لکھنؤ

نویں بار   تنویر برقی پریس لکھنؤ   قیمت ۶ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں کی تعلیم کا مسئلہ ہمیشہ سے دنیا کے اہم ترین علمی مسائل میں سے ہے لیکن اقوام کی صورتگری اور مخصوص مقاصد و اغراض کیلئے انکی مخصوص ذہنی تعمیر اور اخلاقی تربیت نے زندگی کی موجودہ کشمکش اور سیاسی جدوجہد میں جو اہمیت اختیار کر لی ہے اسکی بنا پر اس مسئلہ کی اہمیت کہیں سے کہیں پہونچ گئی ہے انسانوں کی ذہانت اور علمی تجربہ کا بہترین حصہ اس موضوع پر صرف ہو رہا ہے اور اسمیں شبہ نہیں کہ مقاصد و نتائج سے اگر قطع نظر کر لیا جائے تو فنی و علمی حیثیت سے اس میں جدید ماہرین تعلیم کی کامیابی قابل داد اور الحکمۃ ضالۃ المؤمن کی تعلیم کے پیش نظر ان لوگوں کیلئے جو صالح مقاصد اور پاکیزہ و پائیدار بے لوث دینی و تعلیمی اغراض اور اخلاقی اقدار عالیہ کی دولت سے مالامال ہیں قابل استفادہ ہے

لیکن انسانی دماغ کی ذہانت اور زندگی کے علمی تجربہ کی قوت اسلئے نہیں ہے کہ وہ بے مقصد یا پست مقصد سلیقہ و پست خواہش کے حصول اور قرآن مجید کے بلیغ اور وسیع الفاظ زخرف القول غرورا کے دائرہ کو وسیع کرنے میں صرف ہو، بڑے درد و حسرت کی بات ہے کہ آج یہ ساری ذہانت قوت اجتہاد و ایجاد اور تجربہ اس نظام تعلیم کو سہل سے سہل تر وسیع سے وسیع تر اور کامیاب سے کامیاب تر بنانے میں صرف ہو رہا ہے جو اپنے نتائج کے اعتبار سے نہ صرف دنیا کا ناکام ترین نظام تعلیم بلکہ اخلاقی حیثیت سے انسانی تعلیم و تربیت کی طویل تاریخ میں سب سے زیادہ مہلک و تباہ کن تجربہ ہے جو دنیا کے موجودہ عالمگیر اخلاقی انحطاط اجتماعی اضطراب نوعی خودکشی اور سیاسی کشمکش کا سب سے زیادہ ذمہ دار ہے

صحیح دینی نقطۂ نظر سے ہر ذکاوت ہر لطافت اور ہر طرح کے حسن و جمال کا مستحق دین ہے

اس کا جو حصہ غیر دینی میں صرف ہو رہا ہے وہ بے محل ہے اور گویا ایک عاصیانہ فعل ہے جو اہلِ دین اس پر قانع اور راضی ہیں کہ غیر دینی چیزیں روز بروز قریب سے قریب تر آسان سے آسان تر ہوتی چلی جائیں اور انکے ذرائع و ترقی میں اضافہ ہوتا چلا جائے وہ اللہ کی دی ہوئی طاقتوں اور بخشی ہوئی صلاحیتوں کو دینی چیزوں کی ترویج و تقریب و تسہیل میں صرف نہ کریں وہ ایک بہت بڑی کوتاہی کا ارتکاب کر رہے ہیں جس کا نتیجہ اگر ان کو نہیں تو انکے بعد کی نسلوں کو برداشت کرنا پڑے گا حضرت موسیٰؑ کی دینی حمیت اور پیغمبرانہ غیرت سے فرعون کی وہ مادی ترقی اور دنیاوی عروج نہ دیکھا گیا جو عوام الناس کی ضلالت کا باعث ہو رہا تھا اور ان کی زبان مبارک سے بے اختیار نکلا، ربنا انک اتیت فرعون وملأہ زینة واموالا فی الحیٰوة الدنیا ربنا لیضلوا عن سبیلک ربنا اطمس علیٰ اموالھم واشدد علیٰ قلوبھم فلا یومنوا حتیٰ یروا العذاب الالیم' حیرت ہے کہ اہلِ دین مادہ پرستوں کی تعلیمی ترقیاں اور وہ علمی وسائل ٹھنڈے دل سے دیکھتے رہیں جو نئی نسلوں کی گمراہی کا کچھ کم سامان نہیں ہو رہے ہیں اور ان کو اس طلسم سامری کو توڑنے کیلئے اعجاز موسوی اور دین کے اس ید بیضا کا خیال نہ پیدا ہو جو اب بھی ان کے پاس ہے —— بچوں کو کم سے کم دقت میں دلچسپ سے دلچسپ اور سہل سے سہل طریقہ پر حرف شناسی سکھانے اور پوست و خواند سکھانے کے لئے ہمارے ملک میں اور اس سے بڑھ کر دوسرے ممالک میں کتابوں اور کہانیوں کے جو سلسلے سیلاب کی طرح روزانہ اُمڈتے رہتے ہیں وہ اہلِ نظر سے مخفی نہیں' دین کے حقائق اور واقعات کو اس سے زیادہ سہل زبان' دلچسپ پیرایۂ بیان اور سر طریق ترتیب تالیف کی ضرورت ہے جن طوطے مینا اور بے اصل و بے سروپا حکایات کو اور روزمرہ معلومات و واقعات کو' خدا کا شکر ہے کہ بعض اہلِ قلم اب اس کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور انکے نتائج قلم مقبولیت حاصل کر رہے ہیں —— ہمارے مخلص اور محترم دوست حکیم شرافت حسین صاحب کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے لکھنے کا اچھا سلیقہ اور تحریر و تالیف کا

اچھا ملکہ عطا فرمایا ہے، ان کی کئی کتابیں چھپ کر مقبول ہو چکی ہیں، گزشتہ سال سے انھوں نے مسلمان بچوں کی اس اہم ضرورت اور ان کے لیے ایک صحیح اسلامی کتب خانہ کی تیاری اور ایک نئے ادب کی تالیف کی طرف توجہ کی ہے، ان کی کتاب "اللہ کے رسولؐ" دو مرتبہ چھپ کر ختم اور تیسری مرتبہ چھپ رہی ہے، پیش نظر کتاب اس سلسلہ کی دوسری کڑی ہے جو اسی طرز تالیف اور اصول تصنیف پر لکھی گئی ہے جس سے بہتر اور موثر طرز تحریر بچوں کے حق میں تجربہ میں نہیں آیا یعنی کتاب کی تقسیم مختصر اور آسان جملوں میں مضامین و الفاظ کی ایسی تکرار جو ذوق سلیم پر بار نہ ہو کتاب کے مضمون کے ذہن نشین ہونے میں اور بچہ میں خود پڑھنے اور پڑھنے کی استعداد و صلاحیت اور اپنے اوپر اعتماد پیدا کرنے میں مددگار ہو، یہ دونوں حصے ان خصوصیات کا نمونہ اور نہایت کامیاب تجربہ ہیں ——— ضرورت ہے کہ حکیم صاحب اس سلسلہ کو آخر تک پہنچائیں اور خلفائے راشدین، مشاہیر و اکابر امت کے سیر و سوانح پر دوسرے ضروری اسلامی موضوعات و معلومات پر مختلف متعدد رسالے اور چھوٹی چھوٹی کتابیں تالیف کر کے نئی مسلمان نسل کیلئے ایک مفید سلسلۂ مطالعہ اور ایک قیمتی ذخیرۂ کتب مہیا فرما دیں ——— بچوں کی آسان زبان میں شگفتہ و شستہ پیرایہ میں لکھنا اور تاریخ و سیر کے سنجیدہ واقعات اور ٹھوس معلومات کو رواں اور دلچسپ طرز بیان میں منتقل کرنا ہر صاحب قلم کے بس کی بات نہیں، یہ وہی کر سکتا ہے جس کے لئے اپنی ذہنی سطح کی بلندی کے باوجود بچوں کی ذہنی سطح پر اترنا اور ان کی زبان میں باتیں کرنا اللہ تعالیٰ نے آسان کر دیا ہو اور جس کیلئے عروج و ترقی کے بعد نزول میسر آئے جو حضرات صوفیہ کی اصطلاح میں بڑا بلند مقام ہے اور جسکے بغیر نفع عام اور ہدایت تام نہیں ہوتی ——— رسالہ کے مضامین معتبر کتابوں سے ماخوذ ہیں، واقعات کے انتخاب میں ذوق سلیم سے کام لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس حصہ کو بھی پہلے حصہ کی طرح نافع مقبول اور عام پسند بنائے اور دینی مکاتب و مدارس اور توسیع تعلیم کے حلقوں کو اس کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائے۔

"ابوالحسن علی"

لکھنؤ۔ ۵ ج ۲ سنہ ۶۶ھ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اصحابؓ

ہمارے ساتھی ہیں۔
تمہارے ساتھی ہیں۔
سب کے ساتھی ہیں۔
اچھوں کے اچھے ساتھی ہیں۔
ہمارے رسولؐ سب سے اچھے تھے۔
ہمارے رسولؐ کے ساتھی سب سے اچھے تھے۔

رسولؐ کے ساتھیوں کو اصحاب کہتے ہیں

اصحابؓ سب اچھے تھے۔

اصحابؓ سب سچے تھے۔

اصحابؓ سب نیک تھے۔

اصحابؓ سب اللہ کو ایک مانتے تھے۔

اصحابؓ سب رسولؐ کو سچا جانتے تھے۔

اصحابؓ سب اللہ رسولؐ کے پیارے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

ان اچھوں میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابوبکرؓ کا تھا۔

ان سچوں میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابوبکرؓ کا تھا۔

ان نیکوں میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابوبکرؓ کا تھا۔

ان پیاروں میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابوبکرؓ کا تھا

حضرت ابوبکرؓ کا ہم حال پڑھیں گے۔
حضرت ابوبکرؓ کا حال پڑھیں گے اور اچھّے بنیں گے۔
ہم اچھّے بنیں گے اور سب کو اچھا بنائیں گے۔
ہم سب اچھّے بن کر اللہ رسوؐل کے پیارے بنیں گے۔
اللہ رسوؐل کے پیارے بن کر ہم سب دنیا میں
رہیں گے۔

حضرت ابوبکرؓ (مسلمان ہونے سے پہلے)

تم اِس سے پہلے ایک کتاب پڑھ چکے ہو۔
اس کتاب کا نام "اللہ کے رسولؐ" تھا۔
"اللہ کے رسولؐ" میں مکّہ کا حال پڑھ چکے ہو۔
مکّہ میں خاندان قریش کا حال پڑھ چکے ہو۔
قریش کے خاندان میں ہمارے نبیؐ پیدا ہوئے تھے۔

اسی قریش کے خاندان میں حضرت ابوبکرؓ پیدا ہوئے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ بچپن ہی سے بُری باتوں سے نفرت کرتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ بچپن ہی سے بُرے کاموں سے نفرت کرتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ بچپن ہی سے بُری چیزوں سے نفرت کرتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ بچپن ہی سے اچھے لوگوں کے پاس بیٹھتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ اچھے لوگوں کے دوست تھے۔
اچھے لوگ حضرت ابوبکرؓ کے دوست تھے۔
حضرت ابوبکرؓ بہت نیک تھے۔
حضرت ابوبکرؓ بہت سچے تھے۔

اپنی نیکی اور سچّائی کی وجہ سے مکّہ میں مشہور تھے

حضرت ابو بکرؓ بہت سمجھ دار تھے ۔

اپنی سمجھ کی وجہ سے مکّہ میں مشہور تھے ۔

حضرت ابو بکرؓ تجارت کرتے تھے ۔

تجارت بہت سچّائی کے ساتھ کرتے تھے ۔

سچّائی کے ساتھ تجارت میں بہت پیسے کماتے تھے

بہت پیسے کمانے کی وجہ سے مال دار تھے ۔

اپنے مال سے غریبوں کی مدد کرتے تھے ۔

غریبوں کی مدد کرنے میں مکّہ میں مشہور تھے ۔

حضرت ابو بکرؓ ہمارے حضورؐ کے دوست تھے ۔

ہمارے حضورؐ سے بہت محبت کرتے تھے ۔

حضورؐ بھی تجارت کرتے تھے ۔

حضرت ابو بکرؓ بھی تجارت کرتے تھے ۔

تجارت کرنے کبھی کبھی ساتھ بھی جاتے تھے۔

خود مُسلمان ہوئے دوسروں کو مُسلمان بنایا

اللہ نے ہمارے حضورؐ کو نبیؐ بنایا۔
حضورؐ نے اللہ کا پیام دوستوں کو سُنایا۔
حضورؐ نے اللہ کا پیام عزیزوں کو سُنایا۔
دوستوں کو اللہ کی طرف بُلایا۔
عزیزوں کو اللہ کی طرف بُلایا۔
دوستوں کو نبوت کی بات بتائی۔
عزیزوں کو نبوت کی بات سُنائی۔
اپنے نبیؐ ہونے کی خبر سُنائی۔
حضرت ابوبکرؓ نے اللہ کا نام سُنا
نبیؐ کا لایا ہوا پیام سُنا۔

اللہ کو ایک مانا۔
نبیؐ کو سچّا جانا۔
مردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے
خود مسلمان ہوئے۔
دوسروں کو مسلمان بنایا۔
حضرت ابوبکرؓ اچھے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ کے دوست اچھے تھے۔
اچھے دوست حضرت ابوبکرؓ کا کہنا مانتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ سے اللہ کا نام سُنتے تھے۔
ہمارے رسولؐ کا لایا ہوا پیام سُنتے تھے۔
اللہ پر ایمان لاتے تھے
رسولؐ کو سچّا جانتے تھے۔
اور دل سے مسلمان ہوتے تھے۔

حضرت عثمانؓ حضرت ابوبکرؓ کے کہنے سے مسلمان ہوئے۔
حضرت سعدؓ حضرت ابوبکرؓ کے کہنے سے مسلمان ہوئے۔
حضرت زبیرؓ حضرت ابوبکرؓ کے کہنے سے مسلمان ہوئے۔
حضرت عبدالرحمٰنؓ حضرت ابوبکرؓ کے کہنے سے مسلمان ہوئے۔
حضرت طلحہؓ حضرت ابوبکرؓ کے کہنے سے مسلمان ہوئے۔
حضرت عثمانؓ ہمارے رسولؐ کے بڑے اچھّے صحابی تھے۔
حضرت سعدؓ ہمارے رسولؐ کے بڑے اچھّے صحابی تھے۔
حضرت زبیرؓ ہمارے رسولؐ کے بڑے اچھّے صحابی تھے۔
حضرت عبدالرحمٰنؓ ہمارے رسولؐ کے بڑے اچھّے
صحابی تھے۔
حضرت طلحہؓ ہمارے رسولؐ کے بڑے اچھّے صحابی تھے
اور بہت اچھّے صحابی حضرت ابوبکرؓ کے کہنے سے
مسلمان ہوئے۔

مسلمان لونڈی اور غلاموں کو مصیبت سے چھڑایا

مکّہ میں بہت سے لونڈی اور غلام تھے ۔
یہ لونڈی اور غلام بھی اللہ کا نام سُنتے تھے ۔
ہمارے رسولؐ کا لایا ہوا پیام سُنتے تھے ۔
پیام سنتے تھے اور مسلمان ہوتے تھے ۔
ان لونڈی اور غلاموں کے مالک کافر تھے ۔
کافر اپنے مسلمان لونڈی اور غلاموں پر خفا ہوتے تھے ۔
خفا ہوتے تھے اور طرح طرح سے ستاتے تھے ۔
رسیوں میں باندھتے تھے ۔
پتھریلی زمین میں کھینچتے تھے ۔
گرم بالو پر لٹاتے تھے ۔
گرم پتھر سے دباتے تھے ۔

غلام یہ سب تکلیفیں سہتے تھے۔
اور اللہ کا نام لیتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ رسیوں میں باندھنا دیکھتے تھے
پتھریلی زمین پر کھینچنا دیکھتے تھے۔
گرم بالو پر لٹانا دیکھتے تھے۔
گرم پتھّر سے دُبانا دیکھتے تھے۔
یہ سب دیکھ کر آپ روتے تھے۔
پھر کافروں کو دام دیتے تھے۔
دام دیتے تھے اُور غلام لیتے تھے۔
غلاموں کو لیتے تھے اور آزاد کرتے تھے۔
اس طرح سے غلاموں کو شاد کرتے تھے۔
خود شاد ہوتے تھے حضورؐ کو شاد کرتے تھے۔
حضرت بلالؓ کو آپ ہی نے کافروں کے ہاتھ سے

چھڑایا تھا۔
حضرت بلال کو آپ ہی نے خرید کر تکلیفوں سے بچایا تھا۔
اور بہت سے لونڈی اور غلاموں کو کافروں کے ہاتھ سے
چھڑایا تھا۔
اور بہت سے لونڈی غلاموں کو تکلیفوں سے بچایا تھا۔

پیارے رسولؐ کو تکلیفوں سے بچاتے تھے

پیارے رسولؐ کو جب کافر تکلیفیں پہنچاتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ پیارے رسولؐ کو تکلیفوں سے بچاتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ خود تکلیفیں سہتے تھے۔
اور تکلیفوں میں اپنے رسولؐ کی مدد کرتے تھے۔
ایک دفعہ ہمارے رسولؐ کعبہ میں اللہ کی باتیں کر رہے تھے۔
اللہ کی باتیں کر رہے تھے اور سب کو اللہ کی طرف بُلا رہے تھے۔

کافر سب رسولؐ کی باتیں سن کر خفا ہو گئے۔
خفا ہو کر ہمارے پیارے رسولؐ کو مارنے پر تیار ہو گئے۔
کافروں نے ہمارے پیارے رسولؐ کو بہت مارا۔
حضرت ابوبکرؓ یہ دیکھ کر آگے بڑھے۔
آگے بڑھ کر کافروں کو ہٹایا۔
کافروں کو ہٹا کر پیارے رسولؐ کو بچایا۔
ایک دفعہ حضورؐ نماز پڑھ رہے تھے۔
نماز پڑھنے میں ایک کافر پاس آیا۔
یہ کافر چادر اپنے ساتھ لایا۔
چادر سے حضورؐ کی گردن میں پھندا ڈالا۔
پھندا دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ نے کافر کو الگ کیا۔
کافر کو الگ کر کے حضورؐ کو پھندے سے چھڑایا۔
پھندے سے چھڑا کر حضور کو تکلیف سے بچایا۔

ہجرت

کافروں نے ہمارے رسولؐ کو بہت تکلیفیں دیں۔
ہمارے رسولؐ کے پیارے اصحابؓ کو بہت تکلیفیں دیں۔
اصحابؓ کی تکلیفیں دیکھ کر حضورؐ نے گھر چھوڑنے کی اجازت دے دی۔
اللہ کے لئے وطن چھوڑنے کی اجازت دے دی۔
اللہ کے لئے گھر اور وطن چھوڑ کر باہر جانے کی اجازت دیدی۔
اللہ کے لئے گھر اور وطن چھوڑ کر باہر جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔
حضورؐ نے اللہ کے لئے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔
بہت سے اصحابؓ ہجرت کر کے حبش چلے گئے۔
حضرت ابوبکرؓ بھی ہجرت کے لئے تیار ہو گئے۔
ہجرت کے لئے تیار ہو کر حبش کی طرف چل دیئے۔
حبش کے راستے میں عرب کا ایک سردار ملا۔

یہ عرب کا سردار کافر تھا۔

اس کافر نے کہا :-

"ابو بکرؓ تم کہاں جا رہے ہو؟"

ابو بکرؓ نے کہا :-

"میری قوم نے مجھے بہت تکلیفیں دیں۔
تکلیفیں دیں اور وطن سے نکالا۔
وطن سے نکل کر دوسرے مُلک جا رہا ہوں۔
دوسرے مُلک میں جا کر اللہ کی عبادت کروں گا
اللہ کی عبادت کروں گا اور خوش رہوں گا۔"

کافر سردار نے کہا :-

"تم وطن سے نکالے نہیں جا سکتے۔
تم عزیزوں کی مدد کرتے ہو۔
تم محتاجوں کی مدد کرتے ہو۔

تم غریبوں کی مدد کرتے ہو۔
تم مہمانوں کی خاطر کرتے ہو۔
تم سب کی خاطر کرتے ہو۔
عزیز تمھیں یاد کرکے روئیں گے۔
غریب تمھیں یاد کرکے روئیں گے۔
محتاج تمھیں یاد کرکے روئیں گے۔
مہمان تمھیں یاد کرکے پریشان ہوں گے۔
سب تمھیں یاد کرکے پریشان ہوں گے۔
تم میرے ساتھ واپس چلو۔
واپس چل کر اپنے وطن چلو۔
اپنے وطن میں اللہ کی عبادت کرتو۔
اللہ کی عبادت کرو اور خوش رہو۔"
حضرت ابوبکرؓ مکہ واپس آئے۔

اَب اس کافر نے کہا تمہیں کوئی نہیں ستائے گا
سب کافروں نے کہا تمہیں کوئی نہیں ستائے گا
تھوڑے دنوں تک کافروں نے نہیں ستایا۔
حضرت ابوبکرؓ نے اللہ کی یاد میں اپنا دل لگایا

سب سے اچھّی حفاظت

حضرت ابوبکرؓ نے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی
صحن کی مسجد میں وہ نماز پڑھتے تھے۔
کافر صحن کی مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے
صحن کی مسجد میں وہ قرآن پڑھتے تھے۔
قرآن بہت اچھا پڑھتے تھے۔
قرآن کا اثر کافر عورتوں پر ہوتا تھا
قرآن کا اثر کافر بچّوں پر ہوتا تھا

کافر صحن کی مسجد میں قرآن پڑھنے سے روکتے تھے۔
کافر کہتے تھے۔
"ہمارے بچے تمھیں نماز پڑھتے دیکھیں گے اور وہ مسلمان ہو جائیں گے۔
ہماری عورتیں تمھیں نماز پڑھتے دیکھیں گی وہ مسلمان ہو جائیں گی۔
ہمارے بچے تمھیں قرآن پڑھتے سُنیں گے وہ مسلمان ہو جائیں گے۔
ہماری عورتیں تمھیں قرآن پڑھتے سُنیں گی وہ مسلمان ہو جائیں گی۔
تم صحن کی مسجد میں نماز مَت پڑھو۔
تم صحن کی مسجد میں قرآن مَت پڑھو۔
تم چُھپ کر نماز پڑھو۔
تم چُھپ کر قرآن پڑھو۔"
حضرت ابوبکرؓ نے چھپ کر نماز پڑھنے سے انکار کر دیا۔
حضرت ابوبکرؓ نے چھپ کر قرآن پڑھنے سے انکار کر دیا۔
اس انکار سے کافر پھر خفا ہو گئے۔

کافروں نے خفا ہوکر کہا۔
اُب ہم ابوبکرؓ کے ذمہ دار نہیں۔
حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔
"میرا کوئی ذمہ دار نہ ہو۔
اللہ میری حفاظت کرے گا۔
میں اللہ کی حفاظت میں رہوں گا۔
اللہ کی حفاظت سب سے اچھی حفاظت ہے"

مکّہ سے مدینہ

مدینہ میں اُب اسلام پہونچ چکا تھا۔
مدینہ میں اُب اللہ کا نام پہونچ چکا تھا۔
مدینہ کے کچھ لوگ اُب اللہ کو ایک مان چکے تھے۔
اللہ کے رسولؐ کو سچّا جان چکے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر ایمان لا چکے تھے۔

مسلمان ہو چکے تھے۔

مسلمانوں کی مدد کے لئے تیار ہو چکے تھے۔

مکّہ میں اللہ کے رسولؐ کی مصیبتیں بڑھ چکی تھیں۔

رسولؐ کے اصحابؓ کی مصیبتیں بڑھ چکی تھیں۔

ہمارے رسولؐ نے اَب اَپنے اصحابؓ کو مدینہ جانے کی اجازت دے دی۔

اللہ کے رسولؐ نے اَپنے اصحابؓ کو ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

پیارے اصحابؓ مکّہ چھوڑ کر مدینہ جانے لگے۔

اللہ کے لئے گھر اَور وطن چھوڑ کر مدینہ جانے لگے۔

حضرت ابوبکرؓ بھی مدینہ جانے کے لئے تیار ہو گئے۔

اللہ کے لئے گھر اَور وطن چھوڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔

ہمارے رسولؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا۔

"مدینہ جانے میں ابھی جلدی نہ کرو۔

وطن چھوڑنے میں ابھی جلدی نہ کرو۔
ہم تم دونوں مدینہ ساتھ چلیں گے۔
ہم تم دونوں ہجرت ساتھ کریں گے۔
اللہ کے لئے ہم تم دونوں ساتھ رہیں گے۔"

مدینہ کی تیاریاں

ہمارے رسولؐ ہر روز حضرت ابوبکرؓ کے گھر آتے تھے
ہر روز صبح کو آتے تھے۔
ہر روز شام کو آتے تھے۔
اللہ کی باتیں کرتے تھے۔
اسلام کی باتیں کرتے تھے۔
اللہ کا نام بلند کرنے کی باتیں کرتے تھے۔
اسلام کا کام بلند کرنے کی باتیں کرتے تھے۔

ایک روز دوپہر میں آئے۔
ہجرت کا پیام ساتھ میں لائے۔
حضرت ابوبکرؓ کو ہجرت کرنے کی خوشی سنائی۔
ساتھ میں لے چلنے کی خوشی سنائی۔
حضرت ابوبکرؓ پہلے سے تیار ہو چکے تھے۔
دو اونٹوں کو پہلے سے تیار کر چکے تھے۔
ایک اونٹ پر ہمارے رسولؐ سوار ہوئے۔
دوسرے اونٹ پر ہمارے رسولؐ کے دوست حضرت ابوبکرؓ سوار ہوئے۔
اونٹوں پر سوار ہوکر مدینہ کی طرف چلے۔

غارِ ثور اور حضرت ابوبکرؓ کی محبّت

راستہ میں ایک غار ملا۔
یہ غار بہت گہرا تھا۔

اس گھرے غار کا نام "غارِ ثور" تھا۔
غارِ ثور میں پہلے حضرت ابوبکرؓ داخل ہوئے۔
حضرت ابوبکرؓ نے داخل ہوکر غارِ ثور کو صاف کیا۔
غارِ ثور کے سوراخ بند کیے۔
سوراخ بند ہوچکے تو ہمارے رسولؐ داخل ہوئے۔
غارِ ثور میں داخل ہوکر ہمارے رسولؐ لیٹ گئے۔
لیٹ کر ابوبکرؓ کے زانو پر سر رکھ لیا۔
حضرت ابوبکرؓ کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے۔
غار کا ایک سوراخ بند کرنے سے رہ گیا تھا۔
حضرت ابوبکرؓ نے اپنا پیر اُس سوراخ پر رکھ دیا تھا۔
اس سوراخ سے ایک زہریلا سانپ آیا۔
اس زہریلے سانپ نے حضرت ابوبکرؓ کے پیر میں کاٹ لیا۔
سانپ کے کاٹنے سے حضرت ابوبکرؓ بہت پریشان ہوئے۔
لیٹ کر حضرت ابوبکرؓ کے زانو پر سر رکھ لیا۔

لیکن حضورؐ کی آرام کے خیال سے خاموش رہے۔
حضرت ابوبکرؓ کو حضورؐ کی آرام کا بڑا خیال تھا۔
لیکن تکلیف کی وجہ سے عجیب حال تھا۔
حضرت ابوبکرؓ خاموش تھے۔
لیکن آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔
آنکھوں کے آنسو حضورؐ کے مُبارک چہرے پر گرے۔
مُبارک چہرے پر آنسو گرنے سے حضورؐ جاگ پڑے۔
حضورؐ نے جاگ کر اپنے دوست کا حال پوچھا۔
سانپ کے کاٹنے کا حال معلوم ہوا۔
دوست کی محبّت کا حال معلوم ہوا۔
حضورؐ نے اَپنے مُنھ کا لعاب لگا دیا۔
منھ کے لعاب سے سانپ کا زہر دُور ہوگیا۔



غارِ ثور کا قیام اور حضرت ابوبکرؓ کا انتظام

غارِ ثور میں تینؔ دن قیام رہا۔

تینوں دن حضرت ابوبکرؓ کے گھر سے انتظام رہا۔

حضرت اسماءؓ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھیں۔

حضرت اسماءؓ کھانے کا انتظام کرتی تھیں۔

حضرت عبداللہؓ حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے تھے۔

حضرت عبداللہؓ مکہؔ کی خبریں آکر دیتے تھے۔

حضرت عامرؓ حضرت ابوبکرؓ کے غلام تھے۔

حضرت عامرؓ حضرت ابوبکرؓ کی بکریاں چراتے تھے۔

حضرت عامرؓ رات کو غارِ ثور کے پاس بکریاں لاتے تھے۔

بکریاں دودھ دیتی تھیں۔

حضورؐ دودھ پیتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ دودھ پیتے تھے۔
اُور اللہ کا نام لیتے تھے۔

اللہ کے دشمن اللہ کے دوستوں کی تلاش میں

اِدھر اللہ کے دوست غارِ ثور میں چھپے تھے۔
اُدھر اللہ کے دشمن ان کی تلاش میں پھر رہے تھے۔
ابوجہل اُور اس کے ساتھیوں نے حضورؐ کا گھر گھیرا۔
ابوجہل نے جب حضورؐ کو گھر میں نہ پایا۔
تو حضرت ابوبکرؓ کے گھر آیا۔
حضرت ابوبکرؓ کو بھی ابوجہل نے نہ پایا۔
حضرت اسماءؓ سے حضرت ابوبکرؓ کا حال پوچھا۔
حضرت ابوبکرؓ اُور ہمارے رسولؐ کا حال پوچھا۔
حضرت اسماءؓ نے کچھ حال نہ بتایا۔

ابوجہل کو حضرت اسماءؓ پر غصہ آیا۔
غصہ میں ابوجہل نے حضرت اسماءؓ کے طمانچہ مارا
حضرت اسماءؓ نے طمانچہ کھانے پر بھی کچھ حال نہ بتایا
ابوجہل کو اب یقین آیا۔
کہ اللہ کے دوست مکہ سے نکل گئے۔
مکہ سے نکل کر کافروں کے ہاتھ سے نکل گئے

سَو اونٹوں کا انعام

کافر حضورؐ کو تلاش کرتے تھے۔
حضورؐ کافروں کو ملتے نہ تھے۔
کافروں نے کہا جو پکڑ کر لائے گا۔
وہ سَو اونٹوں کا انعام پائے گا۔
سَو اونٹوں کا انعام سب کو دوڑاتا تھا۔

اور جنگل جنگل پھراتا تھا۔
کافر جنگلوں میں تلاش کرتے تھے۔
میدانوں میں تلاش کرتے تھے۔
پہاڑوں میں تلاش کرتے تھے۔
ویرانوں میں تلاش کرتے تھے۔
جنگلوں اور میدانوں میں حضورؐ ملتے نہ تھے
پہاڑوں اور ویرانوں میں حضورؐ ملتے نہ تھے۔
کافر سب کہیں تلاش کرتے تھے۔
حضورؐ کہیں ملتے نہ تھے۔

اللہ بھی ہمارے ساتھ ہے

ایک روز کچھ کافر غارِ ثور کے پاس آئے۔
غارِ ثور کے پاس کافروں کو دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ گھبرائے۔

حضرت ابوبکرؓ کو گھبرایا ہوا دیکھ کر حضورؐ نے تسلّی دی۔
پیارے رسولؐ نے تسلّی دی اور کہا تم گھبراؤ نہیں۔
ہم تم تنہا نہیں اللہ بھی ہمارے ساتھ ہے۔
ہم صرف دو نہیں تیسرا اللہ بھی ہمارے ساتھ ہے۔
اللہ ہم کو کافروں سے بچائے گا۔
اللہ ہم کو دشمنوں سے بچائے گا۔
دشمنوں کی لائی ہوئی مصیبتوں سے بچائے گا۔
اور آرام سے مدینہ پہونچائے گا۔
اب حضرت ابوبکرؓ کو تسلّی ہوگئی۔
حضرت ابوبکرؓ کی پریشانی دور ہوگئی۔
کافر ان کو دیکھ نہ پائے۔
پریشان ہوکر واپس آئے۔



سراقہ کی معافی

چوتھے دن حضورؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ مدینہ چلے۔
حضرت ابوبکرؓ نے دو آدمی اور ساتھ میں لئے۔
کافروں نے راستے میں بھی پیچھا کیا۔
سراقہ پیچھا کرتا ہوا پاس آگیا۔
سراقہ گھوڑے پر سوار تھا۔
حضورؐ نے اللہ سے دعا مانگی۔
گھوڑے کے پیر زمین میں دھنسے۔
دھنسے ہوئے پیر دیکھ کر سراقہ گھبرایا۔
اور حضورؐ کے سامنے بہت گڑگڑایا۔
حضورؐ نے سراقہ کو معاف کیا۔
سراقہ معافی مانگ کر واپس آیا۔
سراقہ بعد میں اسلام بھی لایا۔

سراقہ کو معاف کرکے آگے چلے

اُب حضورؐ اُور حضورؐ کے دوست آگے چلے۔
آگے چل کر ایک سایہ دار درخت کے نیچے رُکے۔
سایہ دار درخت کے نیچے حضرت ابوبکرؓ نے زمین کو صاف کیا۔
حضرت ابوبکرؓ نے زمین کو صاف کیا اُور پاک کیا۔
زمین صاف کرکے حضورؐ کی آرام کا سامان کیا۔
حضورؐ کی آرام کا سامان کرکے کھانے کی تلاش میں گئے۔
حضرت ابوبکرؓ کھانے کی تلاش میں تھے۔
اللہ نے ایک گڑریا وہاں پہونچا دیا۔
حضرت ابوبکرؓ نے گڑریے کی بکری کا دودھ لیا۔
بکری کا دودھ لیا اُور حضورؐ کو پلایا۔
پیارے رسولؐ کو پلاکر خود پیا۔

سب نے دودھ پیا۔
اُور دودھ پی کر آگے بڑھے۔
آگے بڑھ کر مدینہ کی طرف چلے۔
راستے میں حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کو آرام پہونچاتے تھے۔
اور آرام کے ساتھ حضورؐ کو مدینہ لئے جاتے تھے۔
کافروں کی ہر کوشش بیکار ہوئی۔
کافروں کی ہر کوشش پر اللہ کی پھٹکار ہوئی۔
اَب مدینہ میں ہمارے حضورؐ کی آمد کی پکار ہوئی۔
مدینہ میں مسلمان بچّیاں گاتی تھیں۔
پیارے رسولؐ کے آنے کی خوشی مناتی تھیں۔
اب مدینہ میں حضورؐ تشریف لاتے ہیں۔
حضورؐ کے دوست حضرتؓ ابوبکرؓ تشریف لاتے ہیں۔
حضورؐ نے اَب مدینہ میں قیام کیا۔

حضورؐ کے دوست حضرت ابوبکرؓ نے مدینہ میں قیام کیا۔
اور اللہ کے دین کے پھیلانے کا سب نے مل کر انتظام کیا۔

مدینہ میں مسجد بنانے کی تیاریاں

مکّہ میں مسلمان کافروں میں گھرے تھے۔
کافروں کی لائی ہوئی مصیبتوں میں گھرے تھے۔
ان مصیبتوں میں اللہ کا نام لینا مشکل تھا۔
اَب مدینہ میں اطمینان تھا۔
کافروں سے اطمینان تھا۔
کافروں کی لائی ہوئی مصیبتوں سے اطمینان تھا۔
اَب اللہ کا نام لینے کی آزادی تھی۔
اَب اللہ کی عبادت کرنے کی آزادی تھی۔
اَب نماز پڑھنے کی آزادی تھی۔

نماز پڑھنے کے لئے مسجد بنانے کی آزادی تھی۔
مسجد بنانے کے لئے ہمارے رسولؐ نے تیّاری کی۔
اللہ کا گھر بنانے کے لئے ہمارے رسولؐ نے تیاری کی۔
جس زمین پر مسجد بنانی تھی وہ زمین یتیم بچّوں کی تھی
یتیم بچّے زمین مفت دینے کے لئے تیّار تھے۔
حضورؐ نے یتیموں کی زمین مفت لینے سے انکار کردیا۔
یتیموں سے انکار کردیا۔
سرپرستوں سے انکار کردیا۔
یتیموں کو حضورؐ کا کہنا ماننا تھا۔
سرپرستوں کو حضورؐ کا کہنا ماننا تھا۔
یتیم حضورؐ کے کہنے سے قیمت لینے کے لئے تیّار ہوگئے۔
یتیموں کے سرپرست حضورؐ کے کہنے سے قیمت لینے
کے لئے تیّار ہوگئے۔

اُب حضورؐ کو قیمت دینا تھی ۔
لیکن حضورؐ کے پاس قیمت نہ تھی ۔
حضورؐ کے ساتھیوں کے پاس قیمت نہ تھی ۔
سب ہی وطن چھوڑ کر آئے تھے ۔
سب ہی مکّہ سے ستائے ہوئے آئے تھے ۔
ان ستائے ہوؤں میں حضرت ابوبکرؓ بھی تھے ۔
حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر سے درہم و دینار لائے تھے ۔
یہ درہم و دینار رسول اللہؐ کے لئے لائے تھے ۔
حضرت ابوبکرؓ درہم و دینار لے کر آگے بڑھے ۔
آگے بڑھ کر اُپنے رسولؐ سے کہا ۔
"حضورؐ یہ درہم و دینار لیجئے ۔
یتیم بچّوں کو اس سے قیمت دیجئے ۔"



پہلی مسجد

یہ پہلی مسجد تھی جو حضورؐ نے بنائی۔
حضورؐ کے سب ساتھیوں نے مل کر بنائی۔
ساتھیوں کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ نے مل کر بنائی۔
حضورؐ بھی مسجد کے لئے پتّھر اور گارا ڈھوتے تھے۔
حضورؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ بھی پتّھر اور گارا ڈھوتے تھے۔
سب ساتھی مل کر پتّھر اور گارا ڈھوتے تھے۔
اور نماز پڑھنے کے لئے مسجد بناتے تھے۔

بدر کی لڑائی

مدینہ میں مسلمانوں کو آزادی تھی۔
یہ آزادی مکّہ کے کافروں کو نہ بھائی۔

مدینہ میں مسلمانوں کو اطمینان تھا۔
یہ اطمینان مکّہ کے کافروں کو نہ بھایا۔
مکّہ کے کافروں نے مدینہ آکر چڑھائی کی۔
اُور بدر کے میدان میں مسلمانوں سے لڑائی کی۔
بدر کے میدان میں حضرت ابوبکرؓ ہمارے حضورؐ کے ساتھ تھے۔
بدر کے میدان میں حضورؐ اللہ سے دعا مانگتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کو دشمنوں کے حملے سے بچاتے تھے۔
حضورؐ کو دشمنوں کے حملہ سے بچانا حضرت ابوبکرؓ کا کام تھا۔
حضورؐ کے ساتھ رہ کر دشمنوں پر حملہ کرنا حضرت ابوبکرؓ کا کام تھا۔
حضرت ابوبکرؓ نے بڑی بہادری سے کام کیا۔
اور بدر کی لڑائی میں اللہ کا اونچا نام کیا۔

احد کی جنگ

بدر کے بعد احد کی جنگ ہوئی۔
احد کی جنگ بہت سخت جنگ ہوئی۔
احد کی جنگ میں پہلے مسلمان جیت گئے۔
لیکن جیت کر مسلمانوں نے غلطی کی۔
اس غلطی سے مسلمانوں کا بڑا نقصان ہوا۔
اس نقصان سے مسلمانوں کے پیر اُکھڑ گئے۔
پیر اکھڑنے سے مسلمان سب بکھر گئے۔
لیکن تھوڑے مسلمان اَب بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔
ان تھوڑے مسلمانوں میں حضرت ابوبکرؓ بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔
حضرت ابوبکرؓ آخر تک کافروں سے لڑتے رہے۔
اُور کافروں میں اللہ کا نام بلند کرتے رہے۔
حضرت ابوبکرؓ ہر جنگ میں حضورؐ کے ساتھ رہتے تھے۔

اُور ہر جنگ میں بہادری کے ساتھ لڑتے تھے۔
حضورؐ ہمیشہ حضرت ابوبکرؓ سے مشورہ کرتے تھے۔
اُور اکثر حضرت ابوبکرؓ کے مشورہ پر عمل کرتے تھے

اللہ نے ہمارے حضورؐ کو بُلا لیا

حضورؐ جب اللہ کا پیام پہونچا چکے۔
دنیا والوں کو سیدھی راہ بتا چکے۔
جب دنیا میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نور عام ہوا۔
جب دنیا میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا نور عام ہوا۔
جب اسلام کا ہر طرف بول بالا ہوا۔
اُور اندھیری دنیا میں پھر سے اُجالا ہوا۔
اللہ نے ہمارے حضورؐ کو بلا لیا۔
اور اس دنیا سے اُٹھا لیا۔

حضرت ابوبکرؓ کا سب سے بڑا رُتبہ

اُب دنیا میں مسلمانوں کا کوئی سردار نہ تھا۔
اُب دنیا میں اللہ والوں کا کوئی سُردار نہ تھا۔
اُب مسلمانوں میں سب سے بڑا رتبہ حضرت ابوبکرؓ کا تھا۔
اُب اللہ والوں میں سب سے بڑا رتبہ حضرت ابوبکرؓ کا تھا۔
حضرت ابوبکرؓ مردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ کے کہنے سے عرب کے اچھے لوگ مسلمان ہوئے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ کے پیسے سے مسلمان لونڈی اُور غلام آزاد ہوئے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ کے پیسے سے مسلمان لونڈی و غلام مصیبتوں سے بچے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ ہمارے رسولؐ کی ہر مصیبت میں کام آئے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ کو ہمارے رسولؐ ہجرت میں ساتھ لائے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کا سب انتظام کیا تھا۔

حضرت ابوبکرؓ نے حضورؐ کے لئے سب کچھ قربان کیا تھا۔
حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کے یار غار تھے ۔
حضرت ابوبکرؓ حضورؐ پر ہر طرح نثار تھے ۔
حضرت ابوبکرؓ ہر جنگ میں حضورؐ کے ساتھ رہتے تھے۔
حضورؐ ہر جنگ میں حضرت ابوبکرؓ سے مشورہ کرتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ کے مشورے سے حضورؐ اکثر کام کرتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ کو ہمارے حضورؐ نے حاجیوں کا سردار بنایا تھا۔
حضرت ابوبکرؓ کو ہمارے حضورؐ نے نمازیوں کا امام بنایا تھا۔
حضرت ابوبکرؓ کو ہمارے رسولؐ نے سب سے اچھا مسلمان بتایا تھا۔

سب نے مل کر خلیفہ بنایا

سب مسلمانوں نے مل کر حضرت ابوبکرؓ کو اپنا سردار بنایا۔
سب مسلمانوں نے مل کر حضرت ابوبکرؓ کو اپنا امام بنایا۔

سب مسلمانوں نے مِل کر حضرت ابوبکرؓ کو اپنے رسولؐ کا خلیفہ بنایا۔
اَب حضورؐ کی جگہ پر مسلمانوں کے سردار حضرت ابوبکرؓ تھے ۔
اَب حضورؐ کی جگہ پر مسلمانوں کے امام حضرت ابوبکرؓ تھے ۔
اَب حضورؐ کی جگہ پر مسلمانوں کے حاکم حضرت ابوبکرؓ تھے ۔
اَب حضرت ابوبکرؓ رسولؐ کے خلیفہ کہلاتے تھے ۔
رسولؐ کے بعد سب مسلمان حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مانتے تھے۔

شام کا حملہ

حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے ۔
خلیفہ ہوتے ہی مشکلوں میں گھِر گئے ۔
طرح طرح کی مشکلوں میں گھِر گئے ۔
ان ہی مشکلوں میں شام پر حملہ کرنا تھا ۔
شام بھی عرب کے قریب ایک مُلک ہے ۔

اس مُلک پر حملہ کرنے کے لئے ہمارے رسولؐ نے فوج تیّار کی تھی۔
اس مُلک کے لوگوں نے مسلمانوں پر زیادتی کی تھی۔
اس زیادتی کا بدلہ لینے کے لئے فوج تیّار ہوئی تھی۔
شام والوں نے حضرت زیدؓ کو شہید کیا تھا۔
حضرت اسامہؓ حضرت زیدؓ کے بیٹے تھے۔
حضرت اسامہؓ کو ہمارے رسولؐ نے فوج کا سردار بنایا تھا۔
حضرت اسامہؓ کی سرداری میں اس فوج کو روانہ کرنا تھا۔
رسولؐ کے بعد رسولؐ کی تیّار کی ہوئی فوج روانہ کرنا تھی۔
اس فوج کو روانہ کرنے کے لئے کسی کی رائے نہ تھی۔
رسولؐ کے بعد شام پر حملہ کرنے کی کسی کی رائے نہ تھی۔
رسولؐ کے سچّے خلیفہ کو رسولؐ کا ارادہ معلوم تھا۔
شام پر حملہ کرنے کا ارادہ معلوم تھا۔
رسولؐ کے ارادہ کے خلاف کسی کی پرواہ نہ کی۔

مشکلوں کی پرواہ نہ کی ، مصیبتوں کی پرواہ نہ کی ۔
حضرت اسامہؓ کو شام پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔
اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے بھیجا ۔
حضرت اسامہؓ شام میں اپنا کام کرکے آئے ۔
شام میں اللہ کا نام بلند کرکے آئے ۔

جھوٹے نبیوں سے دُنیا پاک کی

ہمارے نبیؐ نے کہا تھا ۔
میرے بعد کوئی نبیؐ نہ آئے گا ۔
میرے بعد کوئی اللہ کا حکم نہ لائے گا ۔
میرے بعد کوئی اللہ کی کتاب نہ لائے گا ۔
میں دنیا کے لئے اللہ کا آخری حکم لایا ہوں ۔
میں دنیا کے لئے اللہ کی آخری کتاب لایا ہوں ۔

میں دنیا کے لئے اللہ کا آخری نبیؐ بن کر آیا ہوں۔
اب میرے لائے ہوئے حکم میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔
اب میری لائی ہوئی کتاب میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔
اب میرے بعد اللہ کا کوئی نبیؐ نہ ہوگا۔
لیکن مسیلمہ نے نبوت کا اعلان کیا۔
مسیلمہ نے حضورؐ کی مُبارک زندگی ہی میں نبوت کا اعلان کیا
حضورؐ کے بعد مسیلمہ کے ساتھ اور شریروں نے نبوت کا اعلان کیا
مسیلمہ اور یہ سب شریر جھوٹے تھے۔
ان شریروں کا اعلان جھوٹا تھا۔
ان شریروں کی نبوت جھوٹی تھی۔
ہمارے نبیؐ کے بعد کوئی سچّا نبیؐ نہ تھا۔
اب حضرت ابوبکرؓ سچے نبیؐ کے سچے نائب تھے۔
حضرت ابوبکرؓ سچے نبیؐ کے سچے خلیفہ تھے۔

سچے خلیفہ کو ان جھوٹوں سے دنیا پاک کرنا تھی۔
سچے خلیفہ کو ان شریروں سے دنیا پاک کرنا تھی۔
ان شریروں کی شرارت سے دنیا پاک کرنا تھی۔
سچے خلیفہ نے حضرت خالدؓ کو شریروں کو ختم کرنے کے لئے بھیجا
شریروں کی شرارتوں کو ختم کرنے کے لئے بھیجا۔
جھوٹے نبیوں سے دنیا پاک کرنے کے لئے بھیجا۔
حضرت خالدؓ ایک فوج لے کر گئے۔
فوج لے کر مسیلمہ کی شرارت ختم کرنے گئے۔
جھوٹے نبیوں کی شرارت کو ختم کرنے گئے۔
مسیلمہ مارا گیا۔
مسیلمہ کے ساتھی مارے گئے۔
بعض شریر مارے گئے۔
بعض شریر بھاگ گئے۔

بعض شریروں نے توبہ کی۔
توبہ کرکے مسلمان ہو گئے۔

مرتدوں سے عرب کو صاف کیا

اللہ کو جو دل سے ایک مانتا ہے۔
اللہ کو جو دل سے سچّا جانتا ہے۔
ہمارے رسولؐ پر جو سچّے دل سے ایمان لاتا ہے۔
رسولؐ کی باتوں کو جو سچّے دل سے مانتا ہے۔
اللہ کے بھیجے ہوئے حکموں کو جو مانتا ہے۔
رسولؐ کے لائے ہوئے حکموں کو جو مانتا ہے۔
اللہ کے رسولؐ کے حکموں پر جو سچّے دل سے چلتا ہے۔
وہ سچّا مسلمان کہلاتا ہے۔
بہت سے لوگ سچّے دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

بہت سے لوگ سچّے دل سے ایمان نہیں لائے تھے۔
یہ جھوٹے ہمارے رسولؐ کے بعد اسلام سے پھر گئے۔
یہ جھوٹے، ہمارے رسولؐ کے بعد ایمان سے پھر گئے۔
اسلام سے پھر کر مُرتد کہلائے۔
ایمان سے پھر کر مُرتد کہلائے۔
مُرتد ہو کر اللہ کے حکموں سے مُنھ پھیرا۔
مُرتد ہو کر رسولؐ کے حکموں سے مُنھ پھیرا۔
رسولؐ کے خلیفہ کے حکموں سے مُنھ پھیرا۔
اللہ رسولؐ کے حکموں سے مُنھ پھیر کر خلیفہ کے دشمن بن گئے۔
خلیفہ کے دشمن ہو کر اپنے گروہوں کے سردار بن گئے۔
سردار بنے، سردار بن کر بادشاہ بن گئے۔
جب جھوٹے نبیوں سے عرب پاک ہوا۔
جب جھوٹے نبیوں سے عرب صاف ہوا۔

سچےؓ خلیفہ نے ان جھوٹے سرداروں کی خبر لی۔
سچےؓ خلیفہ نے ان جھوٹے بادشاہوں کی خبر لی۔
سچےؓ خلیفہ نے ان اسلام سے پھر جانے والوں کی خبر لی۔
سچےؓ خلیفہ نے ان ایمان سے پھر جانے والوں کی خبر لی۔
سچےؓ خلیفہ نے ان مُرتد ہو جانے والوں کی خبر لی۔
ان مُرتدوں سے عرب کو پاک کیا۔
ان مُرتدوں سے عرب کو صاف کیا۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں نے توبہ کی

ہمارے رسولؐ نے امیروں کے لئے خیرات کرنا بتایا تھا۔
چالیسؔ روپیوں میں ایک روپیہ غریبوں کو دینا بتایا تھا۔
اسی طرح ہر مال میں خیرات کرنا بتایا تھا۔
اس طریقے سے خیرات کرنے کو زکوٰۃ دینا بتایا تھا۔

زکوٰۃ دینا ہر مسلمان کے لئے فرض بتایا تھا۔
ہمارے رسولؐ کے بعد کچھ مالدار مسلمانوں نے اس فرض کا ادا کرنا چھوڑ دیا۔
کچھ مال دار مسلمانوں نے زکوٰۃ کا اُدا کرنا چھوڑ دیا۔
سچّے خلیفہ کو سچّے نبیؐ کا ہر کام پورا کرنا تھا۔
سچّے نبیؐ کا لایا ہوا ہر پیام پورا کرنا تھا۔
اسلام سے پھر جانے والوں کو اسلام پر لانا تھا۔
راہ کے بھول جانے والوں کو پھر سے راہ پر لانا تھا۔
ان بھولے ہوؤں کو سچّا مسلمان پھر سے بنانا تھا۔
مسلمانوں کو اسلام کا فرض یاد دلانا تھا۔
ہر فرض کو مسلمانوں سے ادا کرانا تھا۔
زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کو مُنانا تھا۔
نہ ماننے والوں کو سختی کے ساتھ سمجھانا تھا۔
بعض صحابہؓ نے سختی کرنا اچّھا نہ بتایا۔

سچے خلیفہ نے ان صحابہؓ کو بھی سمجھایا۔
آپ نے کہا۔
"زکوٰۃ دینا اللہ نے فرض بتایا ہے۔
زکوٰۃ دینا اللہ کے رسولؐ نے فرض بتایا ہے۔
اس فرض کو جو چھوڑے گا۔
وہ اللہ اور رسولؐ سے مُنہ موڑے گا۔
فرض چھوڑنے والوں سے فرض ادا کراؤں گا۔
زکوٰۃ نہ دینے والوں سے زکوٰۃ ادا کراؤں گا۔
اللہ سے مُنہ موڑنے والوں کو اس کی طرف بلاؤں گا۔
اور اللہ کا ہر فرض ان سے ادا کراؤں گا"
یہ کہہ کر آپ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں پر سختی کی۔
اور اس سختی میں کسی کی پرواہ نہ کی۔
زکوٰۃ نہ دینے والوں نے توبہ کی۔
توبہ کرکے زکوٰۃ دینا پھر سے شروع کی۔

"عراق" اور "شام" کی جنگیں

عرب کے پاس دو اور ملک ہیں۔
عرب کے ایک طرف عراق ہے۔
عرب کے دوسری طرف شام ہے۔
عراق کی حکومت عرب کو اپنا غلام بنانا چاہتی تھی۔
شام کی حکومت عرب کو اپنا غلام بنانا چاہتی تھی
عراق اور عرب سے اکثر جنگیں ہوتی تھیں۔
شام اور عرب سے اکثر جنگیں ہوتی تھیں۔
جب اسلام کا بول بالا ہوا۔
جب اسلام کے نور سے عرب میں اُجالا ہوا۔
عرب کو اللہ نے اسلام کی قوت دی۔
اسلام کی قوت سے شام والے گھبرائے۔

شام کے حاکم روم والے گھبرائے۔
روم والوں نے عرب پر حملہ کرنا چاہا۔
عرب پر حملہ کرکے اسلام کو مٹانا چاہا۔
ہمارے رسولؐ نے اس حملہ سے عرب کو بچانا چاہا۔
حملہ سے بچاکر اسلام کو بڑھانا چاہا۔
ہمارے رسولؐ کے وقت میں بھی شام سے جنگ ہوئی
رسولؐ کے خلیفہ کے وقت میں بھی شام سے جنگ ہوئی.
عراق کی حالت اس وقت خراب تھی۔
عراق کے حاکم ایران والوں کی حالت اس وقت خراب تھی۔
ایرانیوں سے بھی جنگیں ہوئی۔
رومیوں سے بھی جنگیں ہوئی۔
ان جنگوں میں اللہ کی مدد مسلمانوں کے ساتھ تھی۔

ان جنگوں میں فتح مسلمانوں کے ہاتھ تھی ۔
ان جنگوں کا سلسلہ ابھی جاری تھا ۔
مسلمانوں کی فتح کا سلسلہ ابھی جاری تھا ۔
اب ہمارے رسولؐ کے سچّے خلیفہ بیمار ہوئے ۔
اور اِس دنیا سے جانے کے لئے تیّار ہوئے
اللہ نے سچّے خلیفہ کو بُلا لیا ۔
اور اِس دنیا سے اُٹھا لیا ۔

آپ کی خوبیاں

حضرت ابوبکرؓ ایمان میں بہت پکّے تھے ۔
حضرت ابوبکرؓ اسلام میں بہت پکّے تھے ۔
حضرت ابوبکرؓ کو رسولؐ سے بہت محبّت تھی ۔
رسولؐ کی ہر بات سے محبّت تھی ۔

اللہ کے ہر حکم کو مانتے تھے ۔
رسولؐ کے ہر حکم کو مانتے تھے ۔
اللہ کے حکموں پر چلتے تھے ۔
رسولؐ کے حکموں پر چلتے تھے ۔
اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے تھے۔
رسولؐ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے تھے۔
اللہ کے واسطے سب سے دوستی کرتے تھے ۔
اللہ کے واسطے سب سے دشمنی کرتے تھے ۔
اللہ کے دین کے لئے ملتے تھے ۔
اللہ کے دین کے لئے لڑتے تھے ۔
جو اللہ رسولؐ کا دوست تھا وہ ان کا دوست تھا۔
جو اللہ رسولؐ کا دشمن تھا وہ ان کا دشمن تھا۔
اللہ رسولؐ کی محبّت کے آگے سب کچھ قربان کرتے تھے

اللہ رسولؐ کی محبّت میں :۔
جان قربان تھی ۔
عزیز قربان تھے ۔
ماں باپ قربان تھے ۔
اُولاد قربان تھی ۔
مال قربان تھا ۔
سب کچھ قربان تھا ۔
حضرت ابوبکرؓ خوش ہو ہوکر کہتے تھے ۔
"میں اللہ کے لئے ہوں ۔
میری ہر چیز اللہ کے لئے ہے ۔
میں اُللہ کا ہوں ۔
میری ہر چیز اللہ کی ہے ۔"
حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے نے مسلمان ہونے کے بعد کہا

"ابّا آپ جنگ بدر میں میرے وار سے چھوٹ گئے"
"میں نے باپ سمجھ کر چھوڑ دیا"
حضرت ابوبکرؓ نے بیٹے سے کہا :۔
"اگر تو میرے وار پر آتا"
"تو تلوار کے گھاٹ اُتارتا"
(اللہ کی راہ میں بیٹا کوئی چیز نہیں)۔
رسولؐ کو جب جنگ تبوک میں ضرورت ہوئی۔
حضرت ابوبکرؓ نے گھر کی ایک ایک چیز لا کر رکھ دی۔
رسولؐ نے پوچھا گھر میں کیا چھوڑا۔
رسولؐ کا پیارا دوست بولا۔
"اللہ رسولؐ کا نام گھر میں چھوڑا"
اللہ رسولؐ کے نام پر جان قربان کرتے تھے۔
مال قربان کرتے تھے۔

اللہ کی رحمت سے اُمید رکھتے تھے۔
پھر بھی اللہ کے خوف سے ڈرتے تھے۔
ہر وقت اللہ کا ذکر زبان پر جاری تھا۔
ہر وقت اللہ کا قرآن زبان پر جاری تھا۔
حضرت ابوبکرؓ رات کو بہت کم سوتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ رات کو اکثر نماز پڑھا کرتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ نماز بہت دل لگا کر پڑھتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ نماز اللہ کے ڈر کے ساتھ پڑھتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ نماز اللہ کی محبّت کے ساتھ پڑھتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ کے دل میں اللہ کا ڈر بہت تھا۔
حضرت ابوبکرؓ کے دل میں اللہ کی محبّت بہت تھی۔
حضرت ابوبکرؓ ہمیشہ مسلمانوں کی خدمت کرتے تھے۔
حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہو کر بھی مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے کام

کرتے تھے۔

حضرتِ ابوبکرؓ خلیفہ ہو کر مسلمان بیواؤں کا کام کرتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہو کر بھی دوسروں کی بکریاں دوہتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ مسلمانوں کا کام کر کے خوش ہوتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہو کر بھی تنگی سے زندگی بسر کرتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہو کر سادے اور معمولی کپڑے پہنتے تھے۔

سادہ کھانا آپ پسند فرماتے تھے۔

سادہ لباس آپ پسند فرماتے تھے۔

سادگی آپ پسند فرماتے تھے۔

صاف رہتے تھے۔

صفائی آپ پسند فرماتے تھے۔

دوسروں کی بُرائی نہیں کرتے تھے۔

دوسروں کی بُرائی سننا پسند نہیں کرتے تھے۔

دوسروں کی خطاؤں کو معاف کر دیتے تھے۔
دوسروں کی خطاؤں کا بدلہ نہیں لیتے تھے۔
کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے۔
کسی سے کچھ مانگنا بُرا سمجھتے تھے۔
ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرتے تھے۔
بھلائی کرنے میں آپ مشہور تھے۔
حضرت ابوبکرؓ کے ایمان کی تعریف اللہ نے قرآن میں فرمائی ہے
حضرت ابوبکرؓ کی محبّت کی تعریف اللہ نے قرآن میں فرمائی ہے۔
حضرت ابوبکرؓ کی سخاوت کی تعریف اللہ نے قرآن میں فرمائی ہے۔
حضرت ابوبکرؓ کی تعریف اللہ نے جگہ جگہ قرآن میں فرمائی ہے۔
جس نے ہمیشہ تعریف کے کام کئے۔
جس کی تعریف اللہ کے رسولؐ نے کی۔
جس کی تعریف اللہ نے قرآن میں کی۔

آؤ ہم تم بھی اس کی تعریف کریں ۔
اس کی تعریف والی زندگی کو نمونہ بنائیں ۔
اس نمونہ پر ہم خود چلیں اور دوسروں کو چلائیں۔
آؤ ہم سب مل کر مانگیں اپنے رب سے دعائیں۔
حضرت ابوبکرؓ کی محبّت اللہ ہم سب کو دے ۔
حضرت ابوبکرؓ کا خلوص اللہ ہم سب کو دے ۔
اسی خلوص اور محبّت کے ساتھ ہم اسلام کا ہر کام کریں۔
اسی خلوص اور محبّت کے ساتھ ہم اسلام کا دنیا میں نام کریں ۔



[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بہترین تحفہ

طریق تعلیم کا مختصر نمونہ

اس سے بہتر اور موثر طرز تحریر بچوں اور
بالغوں کے حق میں تجربہ میں نہیں آیا
اللہ کے رسول ص و آنحضرت ابوبکر رض و آنہ
حضرت عمر رض و آنحضرت عثمان رض و آنحضرت
علی رض و آنا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]